

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقش آغاز

نفاذ شریعت

نسخہ امن و سلامتی

۴ اگست سے تاحال وسط دسمبر تک پورے ملک میں وقفے وقفے سے فسادات کی لہریں اٹھ رہی ہیں قتل و غارتگری، فساد انگیزی اور ہلاکت خیزی کے خون آشام مناظر سامنے آرہے ہیں۔ نومبر میں لاہور میں تھوڑا گروہ کی کارستانیال، رحیم یار خان، ٹنڈو آدم اور اندرون سندھ متعدد مقامات پر قرآن کریم کی بے حرمتی و آتش زنی، محرم المحرام میں سرحد و پنجاب میں شیعہ سنی فسادات اور مساجد کی بے حرمتی اور اس سے قبل اکتوبر میں کراچی، پٹ وراؤ کوئٹہ میں بھیانک فسادات اور اب کراچی کے تازہ ترین حالات سب کے سامنے ہیں۔ جہاں قتل و غارتگری و ہشت انگیزی، آتش زنی، لوٹ مار، توڑ پھوڑ، ابلیسی قوتوں کی بربریت قومی عصبیت و مذہبی رسائی اور تیزاب اندازی روز بروز کا معمول ہے گویا کراچی بیروت کی طرح مختلف مختار گروہوں کی پر تشدد تحریکوں کا گڑھ بن گیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ وہاں شہر سپرد، غنڈوں، ڈاکوؤں، دہشت گردوں اور تخریب کاروں کا راج قائم ہو چکا ہے۔ بدامنی و ہشت و درندگی اور تشدد کے اس طوفان میں سینکڑوں جانیں تلف ہو رہی ہیں آباد گھرانے اجڑ گئے۔ کروڑوں کے املاک برباد ہوئے معاشی و معاشرتی اور جانی و مالی نقصان کے علاوہ پوری دنیا میں ذلت و رسوائی اور جگ بھنائی اس پر مستزاد۔ یہ محض چند ڈاکوؤں کا مجرمانہ کردار نہیں اور نہ یہ سب کچھ حادثاتی اور اتفاقی ہے۔ بلکہ ملک کے چاروں صوبوں اور اب کراچی میں منظم و ہشت گردی کے انداز میں تخریب کاری کے مسلسل واقعات اور فسادات سرا سر وارداتی ہیں۔ اوہر ملکات عرب و پاکستان کی سرحدیں آگ اور دھوئیں کے خونی بادلوں کی زد میں ہیں۔ نقص اور فساد حکومت کی وجہ سے سیاسی ابتری اور اخلاقی بگاڑ روز افزوں ہے۔ اس کے تباہ کن اثرات و مضمرات اس میں پوشیدہ تخریب کاری کے امکانات بیرونی ایجنٹوں کا بدترین کردار، مفاد پرست عناصر کی ملک دشمنی اور اس پیچیدہ عالمی صورت حال، خدا نہ کرے کہ سندھ میں بھارت کی فوجی مداخلت کو یقینی بنانے کا جواز مہیا کر دے۔

کوئٹہ گونڈہ ہے کہ ماتم نہیں جس میں برپا
کوئٹہ گونڈہ ہے جو مضطرب الحال نہیں

ان سارے فسادات کی اصل جڑ ملک میں فرسودہ اور غیر مستحکم فرنگی نظام کا قیام ہے جس کے ایک سر پر جاگیردار اور دوسرے سر پر کمیشن یافتہ فوجی اور پولیس افسران، تیسرے پر بیوروکریٹس اور چوتھے سر پر نااہل حکمران اور لادین سیاسی قائدین کا تسلط ہے۔

مسلمانوں نے بیرونی سامراج کو تو دفتروں اور بیرکوں اور مسند اقتدار سے اٹھا کر گھڑ تک پہنچا دیا مگر اس کی تہذیب اور نظام کو بدستور اپنایا بلکہ اسے سینے سے لگایا۔ دشمن نے ایچی سن، فارمن، کرسمین کالج، امرے کالج، سینٹ پال، سینٹ جوزف، سینٹ لارنس اور گرامر کے نام سے ہزاروں سکول اور کالجز کا ملک کے چپے چپے میں جال پھیل کر ہمارے خلاف ہر چے قائم کر رکھے ہیں جہاں فوجی اور رسول افسران اور سیاسی حکمران تیار ہوتے ہیں جو پورے ملک کا نظام اپنی جاگیروں کے تحفظ، اپنے مفادات کے فروغ اور سامراجی پالیسی کے استحکام کے نقطہ نظر سے چلاتے ہیں۔ بیماری ہو کاروبار ہو منصوبہ بندی ہو تجارت ہو تعلیم ہو سیاست ہو فساد ہو امن ہو غرض قومی و ملی تعمیر کا کوئی پہلو نہ رہا۔ رخ ہمیشہ لندن، پیرس، نیویارک، واشنگٹن اور وہاں کے نظام کی طرف ہی رہے گا۔ پیناچہ اب بھی کرفیو لگایا جا رہا ہے تحقیقاتی کمیشن قائم کئے جا رہے ہیں صلح و آشتی کے لئے امن کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں امن سے رہنے کی اپیلیں کی جا رہی ہیں مقتولین و مجروحین کے معاونوں کا اعلان کیا جا رہا ہے ہمدردانہ بیانات دئے جا رہے ہیں چالیس سال سے سابق حکمران جو کچھ کئے ہیں اب کی مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد اور ذمہ داران حکومت بھی اسی ڈگر پر چل پڑے ہیں مگر اس طریقہ سے فسادات میں کمی کی بجائے اضافہ ہوا ہے۔ اور چند گاریاں شیعہ بن کر بھڑک رہی ہیں۔ اگر حکومت اور ملک کی سیاسی صورت حال کے ذمہ داروں نے بھی حسب سابق مغربی نظام حکومت اور سامراجی نظام سیاست اور حالیہ فسادات میں ٹھوس اور مثبت اقدام کی بجائے کمیٹی اور کمیشن کی باتوں کو جزو دین و ایمان اور لازمہ سیاست بنائے رکھا۔ تو پھر مستقبل قریب میں ماضی سے زیادہ ہولناک المناک شرمناک آگ میں لپٹے اور دھوئیں میں لگے ہوئے بہت بھیاں اور نہایت تباہ کن مناظر دیکھنے کے لئے خود کو تیار رکھنا چاہئے۔ والعیاذ باللہ۔

جب تک فرنگی نظام رہے گا کوئی مفید گروہ کوئی تخریب کاروں کا ٹولہ، کوئی داخلی دشمن، کوئی بیرونی بحیثیت قومی عصبیت، صوبائی وطنیت، جتھہ بندی، پارٹی بازی کی چھوٹی سی چنگاری سلا کا کر پورے ملک کو تباہی اور قتل و غارتگی کے جہنم میں دھکیل سکتا ہے۔

سہمی اور دہائی امراض میں صالح سے صالح غذا بھی مریض کے معدے میں پہنچ کر مسموم اور فاسد ہو جاتی ہے اسی طرح مغربی نظام کے قیام و استحکام میں ہر بھلائی، صلح و آشتی کی ہر کوشش ترقی و ایجاد اور قیام امن کا ہر منصوبہ حکومت و قوام سب کے لئے مثبت نتائج کے بجائے منفی اثرات اور دہائیاں بن کے رہ جاتا ہے۔ اگر ملک میں واقعہ امن کا قیام شہریوں کے مال و جان کی حفاظت، قتل و غارت کی بیخ کنی، فسادات کی روک تھام، جاہلی عصبیت

کا خاتمہ اور ایک صالح نظام کے قیام کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے سب کا فریضہ منجھی بھی یہی ہے تو پھر سب کو خواہ وہ حکمران ہوں یا سیاست دان، عوام ہوں یا علماء، افراد ہوں یا جماعتیں۔ اپنی زمام کار، اسلام کے ہاتھوں میں دینی ہوگی جو سروری و جہان بنانی، امن و حکمرانی اور قیادت کا ایک جامع نظام حیات ہے۔

جس نے انسانی روح کو اودام خرافات، ذلت و رسوائی، تباہی و ہلاکت، مرض و فساد، ظلمت و ضلالت ناپاکی و گندگی، کمزوری و ناتوانی، ظلم و سرکشی، انتشار و بے چینی، قومی عصبیت، سماجی طبقہ داریت اور جابر سلطین کے ظلم و استحصال سے رہائی دلا کر حریت پسندی، عقیدہ و اخلاق کی پاکیزگی، یقین و معرفت، عدل و انصاف، امن و سکون، متوازن ارتقار، عملی پیہم سعی مسلسل کے مقام غروج تک پہنچایا۔ یہ نظام شریعت کی برکت تھی کہ اوس و خورج کی جنگ بغاوت کی وجہ سے ابھی خون آشام تلواروں سے خون چک رہا تھا کہ ان کے مجروح اور ٹوٹے ہوئے دلوں میں الفت و محبت پیدا ہو کر باہم صلحت ہو گئی جس کو پوری دنیا کا خزانہ خراج کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ نظام شریعت ہی کا نفاذ تھا جس نے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ کرایا جس کے سامنے سگے بھائیوں کی محبت اور دنیا کی ساری دوستیاں بے حقیقت تھیں۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عصبیت اور جتنے بندی کے نعروں کو نجس قرار دیا ہے حضور کا ارشاد ہے۔

”جو عصبیت کا علمبردار ہو وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر جنگ کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جس کی موت عصبیت پر ہو وہ بھی ہم سے نہیں“

نظام شریعت معاشرے میں انسانی خاندان کے ہر فرد کو صحیح مقام دیتا، نوع انسانی کے افراد کو ایک خاندان میں تبدیل کرتا اور گلہ ستہ بنا دیتا ہے۔ یہی منہاج نبوت ہے۔ قومیت و عصبیت کے بجائے ہدایت اس کا ہدف ہے جس میں بے حیائی کی تمام قسمیں، عصبیت کے تمام محرکات، فساد کے تمام تر غیبات ممنوع اور خلاف قانون ہیں جس کا نفاذ سے بد اخلاقی، قانون شکنی نفس پرستی اور عشرت پسندی کا رجحان مغلوب ہو جاتا ہے۔

بے حیائی اور عصبیت پھیلانے والے اشخاص مجرم اور ملک کے دشمن قرار پاتے ہیں جس میں پولیس کی حیثیت صرف لٹھ بردار اور چوکیدار کی نہیں ہوتی بلکہ ایک شفیق و مہربانی اور ایک مہربان اتالیت کی ہوتی ہے۔

لہذا حالات کا تقاضا، وقت کی ضرورت اور قیام امن کی اہمیت کے پیش نظر ارکان پارلیمنٹ، ارباب حکومت بشمول وزیراعظم و صدر مملکت سب کا یہ فرض ہے کہ نفاق کے بجائے ایمان، شک کے بجائے یقین، وقتی فوائد کے بجائے مستحکم مقام پرست ذہنیت کے بجائے حق پرست عنبر، عقل مصلحت بینی کے بجائے عشق مصلحت سوز اور جذبہ ایمان و اخلاص سے کام لے کر بغیر کسی تذبذب و تاخیر کے خالق ارض و سما کا عطا فرمودہ آسمانی و روحانی نسخہ امن و سلامتی نظام شریعت فوراً نافذ کر دیں جس کا جامع آئینی خاکہ جمعیت علماء اسلام کے

سکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف نے پارلیمنٹ میں شریعت بل کے نام سے پیش کیا ہے اور جس کی فوری منظوری و نفاذ کے لئے قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قیادت میں متحدہ شریعت محاذ نے پورے ملک میں تحریک نفاذ شریعت برپا کر دی ہے۔

حالیہ فسادات مستقبل کے حالات کا پیش خیمہ ہیں۔ اگر اب بھی ذمہ داران حکومت اور ارباب سیاست اور ممبران اسمبلی اس آئینہ میں مستقبل کا چہرہ نہ دیکھ سکے اور امن و سلامتی کے ضامن نظام شریعت کی منظوری و نفاذ میں رکاوٹ بنے رہے تو قوم کے نزدیک حکومت کا یہ کردار ان لوگوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوگا جو مہاجر سندھی پنجابی، پٹھان اور بلوچی کے نام سے جتنی بڑی کر کے سرمائے، شہرت، قیادت، ہوس اقتدار، غیر ملکی ایجنسی یا محض جہالت اور نا عاقبت اندیشی کے اندھے جنوں میں مبتلا ہو کر جس قدر ملت کو کاٹنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں دشمنان ملک کے لئے تیشہ بردست آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یکشتی میں پڑے ہوئے مال پر لڑتے لڑتے اب جھنجھلا کر اس کے تختے اکھاڑنے پر لگ گئے ہیں۔ (ادارہ)

پاک شاہین

کنڈیز سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۴ ٹمبر پونڈ، کیسٹری، کراچی

الْحَمْدُ لِلَّهِ

پاکستان میں یہ پہلا ٹرمینل جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے۔ ملک کی درآمد و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنڈیز مل نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں، کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔

فون:

۲۴۱۸۳۰—۲۴۱۹۵۳

۲۴۱۳۵۴—۲۴۱۸۴۲

آرکائیو "شاہین" کراچی

ٹیلیکس: ۲۴۱۹